JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 3, Issue 1 (Jan-June, 2020)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/8
URL: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/81/103
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v3i01.81

Title The Role of Elected Scholars on Interfaith Harmony in Pakistan - A Research Study

Author (s): Dr. Hafiz Ghulam Anwar Azhari, Zahoor Alam

Received on: 29 June, 2019
Accepted on: 29 May, 2020
Published on: 25 June, 2020

Citation: Dr. Hafiz Ghulam Anwar Azhari and Zahoor Alam, "Construction: The Role of Elected Scholars on Interfaith Harmony in Pakistan - A Research Study," JICC: 3 no, 1 (2020): 01-18

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی پر منتخب علماء کرام کا کردار۔ایک مطالعہ

The Role of Elected Scholars on Interfaith Harmony in Pakistan - A Research Study

ڈاکٹر حافظ غلام انور ازہری*

ظہور عالم**

Abstract

Islam is a humanity based religion and unity plays of a vital role in it. It is not possible for a humane person to deny the importance of unity for a better society. It is the one thing that leads the nations of the world in the way of progress and prosperity. On the other hand chaos and anarchy is such a curse that makes a nation fall into the depths of disgrace. No enemy needs to fight such nation to defeat it. Their own internal conflicts and chaos is enough to dismantle them. Unfortunately this egoism and prejudice has reached its climax among the Muslims of Pakistan. We have failed ourselves in building a balanced progressive and welfare society based on two nation theory. Witnessing this situation many scholars from different schools of thoughts have tried their best towards the progress of inter-Muslim harmony and tolerance. In this regard they have highlighted the evil effects of chaos and positivity of unity. They have also brought forward such advises both in speech and written through which damage caused by sectarianism can be handled.

Keywords: Importance of unity, Muslim Religion Scholars, sectarianism.

---

*ایچ اوڈی، محی الدین اسلامک یونیورسٹی، آزاد جموں کشمیر

**پی ایچ ڈی سکالر، محی الدین اسلامک یونیورسٹی، آزاد جموں کشمیر

1۔ موضوعِ تحقیق کا تعارف، ضرورت واہمیت اور پسِ منظر

اقوامِ عالم کی ترقی اور کامیابی کی بنیاد اتفاق واتحاد میں مضمر ہے۔ دُنیاوی نظام میں ایسی قوموں کو زوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کو اتفاق واتحاد جیسی عظیم نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ایسی قومیں اپنے اندر پائی جانے والی تمام خوبیوں کو ضائع کر دیتی ہیں۔ اِن کے بلند اعتقادات و نظریات اور اِن کا روشن ماضی قصہ پارینہ بن کر رہ جاتا ہے اور عالمِ دنیا میں اِن کو ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِسی تناظر میں اُمّتِ مسلمہ کے انتشار کے اسباب کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ اِس افتراق وانتشار کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب مذہبی جماعتوں کا حسد و بغض ہے۔ اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اقوام کے درمیان اتحاد واتفاق کو ختم کرنے والی ایک اہم چیز باہمی بغض وحسد ہے جس کی وجہ سے قومیں مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ اِس حقیقت سے قرآن کریم کے اِن الفاظ کے ذریعے پردہ اٹھایا گیا ہے:

﴿وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ﴾[1]

"اور وہ لوگ صرف باہمی عناد کی وجہ سے علم آنے کے باوجود فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔"

موجودہ دور میں مسلم اُمہ باہمی حسد اور چند فکری اختلافات کی بناء پر فرقہ واریت میں بٹ چکی ہے حالانکہ اِن کے پاس قرآن و سنت جیسی روحانی و علمی دولت موجود ہے۔ یہ طریقہ تو یہود و نصاریٰ کا تھا اور مسلمانوں کو اِس سے دور رہنے کی تلقین کی گئی تھی۔ اِس حقیقت کو قرآن کریم کے اِن الفاظ میں واضح کیا گیا ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾[2]

"اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو واضح ہدایت آنے کے بعد فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور اختلاف میں پڑ گئے۔"

نبی اکرم ﷺ نے اپنے فرامین کے ذریعے اہلِ اسلام کو باہم متحد رہنے اور افتراق وانتشار سے دُور رہنے کی تعلیمات عطا فرمائیں جن پر عمل درآمد کر کے مسلم اُمہ فرقہ واریت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ملاحظہ ہو:

لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا، وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنْ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ۔[3]

"آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں دھوکہ بازی نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، آپس میں دشمنی نہ رکھو، تم میں سے کوئی بندہ دوسرے بندے کی بیع پر بیع نہ کرے، اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، ایک مسلمان

دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اُس پر ظلم کرتا ہے، نہ اُس کو ذلیل کرتا ہے، نہ اُس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی اُسے حقیر جانتا ہے، تقویٰ یہاں ہے آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ فرمایا، ایک آدمی کو اتنی بُرائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

زمانہ ماضی میں اچھے اور عمدہ طریقے سے علمی و فکری مسائل میں اختلاف کرنا اہلِ علم کا وطیرہ رہا ہے لیکن دورِ حاضر میں مسلم اُمہ کے درمیان شدت پسندی اور انتہاء پسندی کے رجحان میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ انتشار اور تفرقہ بندی عام ہونے کے ساتھ ساتھ قتل و غارت اور فتنہ و فساد عام ہو گیا ہے۔ اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو گروہوں میں تقسیم کرنے اور اِن کے اتفاق و اتحاد کو ختم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔ خارجی طور پر باہمی جنگ و جدل میں مبتلا ہو کر نہتے مسلمان قتل ہو رہے ہیں جبکہ داخلی طور پر بغض و عناد اور انتشار وافتراق جیسے کئی مسائل کا شکار ہیں۔ ایسے حالات میں ضرورت اِس امر کی ہے کہ مسلمان بغض و حسد اور فرقہ بندی کو چھوڑ کر قرآن و سنت کی تعلیمات کی طرف رجوع کریں۔ اِس ضمن میں کچھ علماء کرام نے عملی جدوجہد کے ذریعے مسلم اُمہ کو افتراق و انتشار سے نکالنے کی بھرپور کوششیں کی ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ کے ذریعے اُنہی منتخب علماء کرام کی کاوشوں کو منصۂ شہود پر لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اِسلام میں اتفاق و اتحاد اور باہمی بھائی چارہ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، اِسی وجہ سے علماء کرام نے اِس موضوع کو توجہ کا خصوصی مرکز بنایا ہے۔ اِس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر تصنیف کی جانے والی کتب میں پروفیسر سید وصی رضا کی "مقدمہ اتحاد بین المسلمین"[4]، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کی "مذہبی انتہاء پسندی اور اُس کا تدارک تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں"[5]، علامہ ناصر الدین ناصر مدنی کی "اتحاد بین المسلمین کے تقاضے"[6]، مولانا عبد الستار خان نیازی کی "اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت"[7]، مولانا محمد اسحاق کی "وحدتِ اُمّت"[8]، مفتی محمد شفیع کی "وحدتِ اُمّت"[9]، میاں جمیل احمد کی "اتّحادِ اُمّت اور نظمِ جماعت"[10]، مفتی محمد رفیع عثمانی کی "اختلاف رحمت فرقہ بندی حرام"[11]، پروفیسر محمد حبیب اللہ چشتی کی "اتّحادِ اُمّت کیسے ممکن ہے"[12]، مفتی راشد حسین ندوی کی "مسلکی اختلافات اور راہِ اعتدال"[13]، ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟"[14]، سید مختار شاہ کی "مسلمانوں کے باہمی اختلافات میں راہِ محبت"[15]، ۲۰۱۳ء، مولانا محمد یوسف اصلاحی کی "فرقہ بندی اور امت مسلمہ"[16]، حافظ محمد اسماعیل اسد کی "فرقہ واریت اور تقلید"[17]، زاہد چوہدری کی "مُلائیت اور فرقہ واریت کا آغاز"[18]، ڈاکٹر محمود احمد ساقی اور ڈاکٹر محمد اسلم بھٹی کی

"اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل"[19]، پروفیسر عبدالخالق بلوچ کی "فرقہ واریت اور انتہاء پسندی کے رجحانات (تاریخ، اسباب اور ان کا حل)"[20]، مولانا منیر احمد کی "فرقہ واریت"[21]، "بین المسالک ہم آہنگی اور افہام و تفہیم کی حکمت عملی"[22]، مولانا طارق محمود چغتائی کی "بریلوی علمائے کرام کی رواداریاں"[23]، "دیوبندی علماء کی رواداریاں"[24]، "اسلاف اہلحدیث کی رواداریاں"، [25]، محمد یوسف لدھیانوی کی "اختلافِ اُمّت اور صراط مستقیم"[26]، صغیر احمد بہاری کی "صراط مستقیم اور اختلافِ امت"[27] اور سید ثمر احمد کی "اختلاف امت احترام کی عملی مثالیں"[28] دستیاب ہوئی ہیں۔اُن موضوعات پر لکھے جانے والے مضامین میں محمد انیس خان اور ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری کا "فرقہ واریت کا تصور: قرآنی نصوص میں"[29]، ڈاکٹر طاہر رضا بخاری کا "فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات۔ایک جائزہ"[30]، ڈاکٹر احمد رضا کا "بین المسالک ہم آہنگی کے رہنما اصول: قرآن وسنت کی روشنی میں"[31] اور محمد مدثر شفیق اور ڈاکٹر محمد عابد ندیم کا "فرقہ واریت اور لسانی گروہی اختلافات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک (تجاویز و سفارشات)"[32] شامل ہیں۔درج بالا کتب و مضامین میں زیرِ بحث موضوع کو جزوی طور پر ضرور ذکر کیا گیا ہے لیکن پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی پر علماء کرام کے کردار کو جامع انداز میں پیش نہیں کیا گیا۔ لہذا حال اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ زیرِ نظر موضوع پر تفصیلاًایک مقالہ لکھا جائے تاکہ عام قاری کو بھی اس بات کی اطلاع ہو جائے کہ پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں میں اتفاق واتحاد کی فضاء کیسے پیدا کی جاسکتی ہے ؟اور موجودہ فرقہ واریت کو کیسے روکا جاسکتا ہے ؟۔اِس مقالہ کو پانچ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے جز ومیں موضوع کے تعارف، ضرورت واہمیت اور پسِ منظر کو بیان کیا گیا ہے اوراس موضوع پر ہونے والے تالیفی و تحقیقی کام کا بھی ذکر کیا گیا ہے نیز مقالہ ہذا کی داخلی تقسیم پر بھی بحث کی گئی ہے۔دوسرے جزو میں پاکستان میں رہنے والے چار بڑے مسالک کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ تیسرے جزو میں پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی پر منتخب علماء کرام کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔اِس ضمن میں اِن چاروں مسالک کے جیّد اور مُقتدَر علماء کرام کی آراء کا مطالعہ کیا گیا ہے۔چوتھے جزو میں سفارشات پیش کی گئی ہیں اور پانچویں اور آخری جز ومیں خلاصۂ بحث ذکر کیا گیا ہے۔

2۔پاکستان میں موجود مختلف مسلکی مکاتبِ فکر کا تعارف

پاکستان میں رہنے والے مسلمان کئی فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔جن میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور اہل تشیع زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔ذیل میں اِن چاروں مکاتبِ فکر کا مختصر سا تعارف بیان کیا جارہا ہے:

i۔دیوبندی مکتبِ فکر

پاکستان میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے پیروکاروں میں سے ایک مکتبِ فکر کا نام دیوبند ہے۔۱۸۵۷ء کی جنگ کے بعد مسلمان معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر کمزور ہو چکے تھے، ہر طرف سے اِن کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو مضبوط بنانے اور دینی و روحانی علوم سے روشناس کروانے کے لیے مسجد چھتہ میں ایک دارالعلوم کا قیام عمل میں لایا گیا، یہ دیوبند کے مقام پر واقع تھی اور اِس دارالعلوم کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی ہیں۔اِس سے جلیل القدر اور جیّد علماء کرام پیدا ہوئے۔اِسی دارالعلوم کی نسبت سے اِس مکتبۂ فکر کے پیروکاروں کو دیوبندی کہا جاتا ہے۔یہ مسلک کے اعتبار سے اہل سنت والجماعت ہیں اور اِن کی بنیاد ادلۂ اربعہ پر ہے۔ عقائد میں امام ابوالحسن اشعریؒ اور امام ابو منصور ماتریدیؒ کی پیروی کرتے ہیں نیز تصوف کے تمام سلاسل میں بیعت بھی کرتے ہیں۔[33]

ii۔ بریلوی مکتبِ فکر

احناف کے کے مکاتبِ فکر میں سے ایک مکتبِ فکر بریلویت ہے۔اِس کا آغاز الشاہ احمد رضا خان بریلوی سے ہوا۔یہی بریلویت کی وجۂ تسمیہ ہے۔[34] تاریخی طور پر یہ گروہ علماء دیوبند اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تحریک کے مقابلہ میں معرضِ وجود میں آیا۔یہ لوگ عقائد میں شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ یہ مسلک کے اعتبار سے اہل سنت وجماعت ہیں اور اِن کی بنیاد ادلۂ اربعہ پر ہے۔ عقائد میں امام ابوالحسن اشعریؒ اور امام ابو منصور ماتریدیؒ کی پیروی کرتے ہیں نیز تصوف کے تمام سلاسل میں بیعت بھی کرتے ہیں۔[35] اِس گروہ کے بانی الشاہ احمد رضا خان ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی کے ایک علمی و روحانی خاندان میں پیدا ہوئے۔[36]

iii ۔اہلِ حدیث مکتبِ فکر

پاکستان میں موجود اِس گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنا پیشوا و امام تسلیم کرتے ہیں۔یہ لوگ ائمہ اربعہ میں سے کسی کی بھی تقلید کے قائل نہیں ہیں۔ محمدی، وہابی اور سلفی کے ناموں سے بھی اِن کو کافی شہرت حاصل ہے۔توسُّل انبیاء علیہم السلام اور اولیاءؒ کے خلاف ہیں نیز مزارات پر حاضری کو خلاف شرع سمجھتے ہیں۔ محمد حسین بٹالوی نے پاک وہند میں اِن کو اہلِ حدیث کے نام سے شہرت دلوائی۔[37]

iv۔اہل تشیع

اہل تشیع اُن لوگوں کو کہا جاتا ہے جو حضرت علیؓ کو خلافت کا سب سے زیادہ حقدار سمجھتے ہیں۔اِن کی سوچ کے مطابق امامت کے حق دار صرف حضرت علیؓ کی اولاد ہے کیونکہ اِن کی خلافت پر نبی اکرم ﷺ نے

نص وارد کی تھی۔فقہاء کرام اور متکلمین کے نزدیک اہلِ تشیع سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت علیؓ اور آپؓ کی اولاد کی پیروی کرنے والے ہیں۔[38]

اِس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان میں موجود مختلف مکاتبِ فکر میں سے دیوبندی اور بریلوی فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلّد ہیں اور عقائد و نظریات میں دونوں امام ابو منصور ماتریدیؒ اور امام ابو الحسن اشعریؒ کی تقلید کرتے ہیں لیکن اِس کے باوجود اِن دونوں میں بہت سے اُمور میں اختلاف پایا جاتا ہے۔اہلِ حدیث تو کسی بھی فقہی مسلک کے قائل نہیں ہیں جبکہ اہلِ تشیع فقہ جعفری کی تقلید کرتے ہیں۔

3۔پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی پر منتخب علماء کرام کے کردار کا تجزیہ

تاریخِ اسلام کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء کرام، مفسرین، محدثین،اور ائمہ کے درمیان کئی ایک مسائل میں اختلاف موجود رہا ہے لیکن اِس کے باوجود اُنہوں نے باہمی محبت، خیر خواہی اور اتفاق و اتحاد کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا،اسلامی اخلاقیات کا عملی نمونہ بن کر اُنہوں نے رواداری کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں ۔پاکستان میں موجود مکاتبِ فکر کے درمیان شدید اختلاف کی وجہ سے جہاں دینِ اسلام کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے وہاں عالمی سطح پر اِن کے اِس رویّے کی وجہ سے اسلام کی ساخت بہت مجروح ہو رہی ہے۔دورِ حاضر میں اِس امر کی ضرورت ہے کہ مسلکی اختلافات کو ختم کر کے اتفاق و اتحاد کی فضاء قائم کی جائے۔اِس سلسلہ میں کچھ جیّد علمائے کرام نے کردار ادا کیا ہے۔ذیل انہی منتخب علماء کرام کے کردار کا مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے:

مفتی محمد شفیع عثمانی

آپ کی پیدائش ۱۸۹۷ء کو دیوبند (انڈیا) میں ہوئی۔ دارالعلوم دیوبند سے ہی ساری تعلیم حاصل کی ۔آپ کی تحریر کردہ کتب میں سے "معارف القرآن" زیادہ مشہور ہے۔اِس کی آٹھ ضخیم جلدیں ہیں۔۱۹۷۶ء کو کراچی میں آپ کا وصال ہوا۔[39] پاکستان میں موجود مختلف مکاتبِ فکر کے لوگوں کے درمیان اتفاق و اتحاد کی فضاء پیدا کرنے میں آپ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔وحدتِ امت کے نام سے ایک رسالہ آپ کی طرف منسوب ہے، اِس میں آپ کی دو تقریروں کو جمع کیا گیا ہے۔پہلی تقریر "وحدتِ اُمّت" جبکہ دوسری "اختلافاتِ اُمّت اور اُن کا حل" کے نام سے ہے۔اِن کے نزدیک اختلافِ رائے کوئی مذموم چیز نہیں ہے، لیکن اُس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اپنی حدود کے اندر ہو۔اِس پر انہوں نے قرآن کریم کی آیات، احادیث طیبہ، صحابہ کرامؓ ور فقہاء کرام کی آراء پیش کی ہیں۔[40] انہوں نے اُن لوگوں کے خیالات کی نفی کی ہے جن کے نزدیک تمام خرابیاں اُن اختلافات کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں جو دین و مذہب کے نام پر سامنے آتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ اختلافات کو ختم کر

کے ایک ایسا مذہب بنایا جائے جو تمام مسلمانوں کے لیے مشترک ہو۔ مفتی محمد شفیع کے نزدیک دین و مذہب کے نام پر اختلافات صرف حدود سے تجاوز کرنے کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔[41] اِن کے نزدیک اگر اہلِ علم اپنی ساری توانائی متفق علیہ مسائل کو ثابت کرنے اور باہمی اختلافات کو صرف تحقیقی رسائل اور حلقۂ درس تک محدود کر دیں تو اِس سے باہمی اختلافات سے پیدا ہونے والی خرابیاں ختم کی جا سکتی ہیں۔[42] اِس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ مفتی محمد شفیع کے بیان کیے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے سے فرقہ وارانہ اختلاف میں کسی حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

اِن کی ولادت ضلع میانوالی کے ایک نواحی قصبہ پٹیالہ میں اکتوبر ۱۹۱۵ء کو ہوئی۔ اسلامیہ کالج لاہور کے شعبہ علوم اسلامیہ کے صدر رہے، ۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۱ء پنجاب اسمبلی میں بطور رکن کام کیا، ۱۹۸۷ء میں اِن کو گولڈ میڈل جیسے اعلیٰ انعام سے نوازا گیا، ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۰ء پنجاب اسمبلی میں بطور رکن رہے، وفاقی مذہبی امور کے وزیر اور سنیٹر کے عہدے پر فائز رہے، جمعیت علماء پاکستان کے چیئرمین کے عہدے کے لیے بھی آپ کا انتخاب کیا گیا۔ مئی ۲۰۰۱ء میں آپ کا وصال ہوا۔[43] انہوں نے اُمت مسلمہ کو متحد کرنے کے لیے بہت سی کاوشیں کیں ،اِسی تناظر میں انہوں نے "اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت" کے عنوان ایک کتاب بھی تحریر کی۔ اِس میں انہوں نے اتّحاد کے لیے چار نکات بیان کیے ہیں اور گروہ بندی کی وجوہات اور اِن کے حل کے لیے تجاویز و آراء پیش کی ہیں۔ اتحادِ امت کے لیے اُن کا بیان کردہ چار نکاتی فارمولا درج ذیل ہے:

۱۔ پاکستان میں موجود تمام مکاتبِ فکر کے لوگ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کے عقائد و نظریات کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا تمام متنازعہ اُمور کو اُن کے عقائد و نظریات کی روشنی میں حل کرنے سے اُمّت مسلمہ میں اتحاد کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

۲۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ تمام مکاتبِ فکر کے نزدیک معتبر ہستی ہیں۔ دیوبند کے تمام علماء کرام بالواسطہ یا بلاواسطہ اُن کو اپنا پیر و مرشد مانتے ہیں۔ پاک و ہند میں پائے جانے والے تمام اختلافی مسائل کا جامع اور مانع حل انہوں نے "فیصلہ ہفت روزہ" میں پیش کر دیا ہے۔ اگر تمام مکاتبِ فکر اُن کی اس کتاب کو ثالث مان لیں تو مذہب کے نام پر ہونے والے تمام اختلافات فوراً ختم ہو جائیں گے۔

۳۔ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب "المہنّد علی المفنّد" میں بیان کردہ تمام فیصلوں کو تسلیم کر لینے سے بھی تمام اختلافی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ اگر کوئی مسلمان دُرود شریف بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اُسے کھڑے ہو کر پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ تمام مکاتبِ فکر اِسی نکتہ یعنی عظمت و وقار کو اپنے سامنے رکھیں تو ایسی صورت میں بھی اختلافات ختم کیے جا سکتے ہیں۔[44]

اِس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا کتاب اتحاد و اتفاق کے حوالہ سے بہت ہی اچھی کاوش ہے لیکن اِس میں انہوں نے جانبداری سے کام لیتے ہوئے اپنے مسلک کو حق گردانا ہے۔

مولانا محمد اسحاق

آپ ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں ریڑھاٹاہلی میں جون ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ مڈل سکول دیال گڑھ سے مڈل، گورنمنٹ ہائی سکول جھمرا سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے ایف۔ اے پاس کیا۔[45] دارالعلوم چک جھمرا میں درس و تدریس کرتے رہے۔ آپ کی تحریر کردہ کتب میں سے "وحدتِ اُمّت" مشہور کتاب ہے۔ اگست ۲۰۱۳ء کو وصال فرمایا۔[46] انہوں نے ۸ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ کو جمعہ کا پنجابی زبان میں ایک خطبہ دیا تھا جس کا اردو ترجمہ کر کے کتاب کی شکل میں پیش کیا گیا۔ اِس کتاب کے ذریعے اہلِ اسلام کے درمیان اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی اچھی کاوش کی گئی ہے۔ اِن کے نزدیک مسلمانوں میں گروہ بندی ایک بہت ہی قابلِ افسوس پہلو ہے، جس کی بناء پر اہلِ اسلام تنزلی کی طرف جا رہے ہیں۔ اہلِ اسلام کے درمیان گروہ بندی اُمّت مسلمہ کو بہت بڑا نقصان پہنچا رہی ہے اور یہ اسلام دشمن قوتوں کی بہت بڑی سازش ہے جس کا شکار بننے سے ہمیں بچنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب انسانوں کے کسی طبقے کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے تو اُس کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اُس طبقے سے اتفاق و اتحاد ختم کر دیتا ہے جس سے وہ طبقہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اِس عذاب سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ علماء کرام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر پوری توجہ دیں، لوگوں کو کافر بنانے سے گریز کریں۔[47]

اِس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر علماء کرام کے مذہبی فریضہ میں شامل ہے، جب تک وہ اِس پر پوری توجہ کے ساتھ کام کرتے رہے، اتفاق و اتحاد کی دولت سے اُمت مسلمہ مالامال رہی، جیسے ہی علماء کرام نے اپنی اِس ذمہ داری کو نبھانا چھوڑ دیا اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر کفر کے فتوے لگانے شروع کیے تو اُمتِ مسلمہ اتفاق و اتحاد کی قیمتی دولت سے محروم ہو گئی۔

پروفیسر حبیب اللہ چشتی

آپ ضلع سرگودھا میں مئی ۱۹۶۷ء کو پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سے

حاصل کی ۔ایم کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری فیصل آباد یونیورسٹی سے حاصل کی۔حالیہ دنوں میں ایچ ایٹ ،اسلام آباد میں ماڈل کالج برائے طلبہ میں اسلامیات کے چیئرمین ہیں۔[48] اِن کی تصنیف کردہ کتب میں سے ایک "اتحادِامت کیسے ممکن ہے" کے عنوان سے ہے۔اِس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ امتِ مسلمہ کے درمیان اتفاق واتحاد پیدا ہو جائے۔انہوں نے چار قرآنی آیات اور آٹھ احادیث طیبہ کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ قرآن واحادیث میں افتراق وانتشار کی سختی سے ممانعت وارد کی گئی ہے۔[49] قرآن کریم میں افتراق وانتشار کے کچھ اسباب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔پروفیسر حبیب اللہ چشتی نے اُن اسباب میں سے تین کا ذکر کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔عصیان وسرکشی

اِس پر انہوں نے پانچ قرآنی آیات اور ایک حدیث نبوی ﷺ پیش کی ہے۔اِس سبب کی وضاحت کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

"عذاب صرف آندھیوں، طوفان اور زلزلوں میں ہی منحصر نہیں بلکہ کسی قوم میں اختلاف وانتشار اور تشتت و افتراق کا نمودار ہونا بھی عذاب الٰہی کی ایک صورت ہے۔انسانوں کی عصیان وسرکشی کے سبب اختلاف وانتشار جیسا عذاب نازل ہو جاتا ہے۔"[50]

۲۔باہمی حسد وتعصب

اِس حوالہ سے انہوں نے تین قرآنی آیات پیش کی ہیں۔اِن آیات کے ضمن میں مختلف مفسرین کرام کی تفاسیر سے اقتباسات پیش کیے ہیں۔اس سبب کو ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

"بغض وتعصب کی وجہ سے اختلاف پیدا بھی ہوتا ہے اور اپنی انتہاء کو بھی پہنچ جاتا ہے۔"[51]

۳۔قرآن وسنت سے رسمی تعلق

اِس سبب کو بیان کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

"اگر اپنے بزرگوں کے حکم کو قرآن وسنت سے ثابت ہونے والے احکام پر ترجیح دی جائے تو پھر اُمت مسلمہ میں فتنوں کی آگ کو کوئی نہیں بجا سکے گا۔"شخصیت پرستی" ترک کر کے "خدا پرستی" اور حجیت اکابر" ترک کر کے "حجیت رسول ﷺ" کا راستہ اپنایا جائے تو اُمّت مسلمہ اتفاق واتحاد کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔برصغیر میں اختلافات کا بڑا سبب اکابر پرستی ہے۔قرآن وسنت کی تعلیمات کو برکت کے لیے اور اپنے اکابرین کی ہر بات زندہ جذبوں سے ماننا اختلافات کی آگ زیادہ بھڑکاتا ہے۔"[52]

اِن کے نزدیک اختلاف وانتشار کے نتائج درج ذیل تین ہیں:

۱۔ لاچاری و بے بسی

۲۔ اصلی مقصد میں ناکامی کا سبب

۳۔ رحمت الٰہی سے محرومی[53]

اِس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ دلیل کی حد تک اختلاف سے نفرتیں جنم نہیں لیتی، بلکہ اختلاف جب مفاد پرستی، انا پرستی اور اکابر پرستی کے اُصولوں پر پھیلتے ہیں تو نفرت کی آگ ایسی بڑھتی ہے کہ قوموں کے وجود ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

مفتی مختار الدین شاہ

مفتی مختار الدین شاہ مولانا شیخ الحدیث مولانا زکریا کے خلیفہ مجاز اور تحریک ایمان و تقویٰ کے بانی ہیں۔ انہوں نے اُمّتِ مسلمہ کے درمیان اتفاق واتحاد پیدا کرنے کے لیے "مسلمانوں کے باہمی اختلاف میں راہِ محبت" کے عنوان سے کتاب تحریر کی ہے۔ اِس میں انہوں نے اتفاق واتحاد پیدا کرنے کے لیے چند تجاویز پیش کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اہل سنت کے متفقہ عائد کی تعلیم

۲۔ مسلمانوں کو سمجھانے کا طریقہ

۳۔ عقائد میں غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کرنا

۴۔ تبلیغ و تردید کا دائرہ

۵۔ مشترکہ مجلس علمی کا قیام[54]

میاں جمیل احمد ایم۔ اے

انہوں نے "آپ ﷺ کا تہذیب و تمدن"، "آپ ﷺ کا حج"، "آپ ﷺ کی نماز اور اس کا عملی مظاہرہ"، "اتحادِ امت نظم جماعت"، "انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعا"، جادو کی تباہ کاریاں اس کا شرعی علاج"، "زکوٰۃ کے مسائل و فوائد"، فہم الحدیث "، "فہم القرآن "اور" نظم جماعت کے آداب" کے عنوانات سے کتب تحریر کی ہیں۔ ان کی کتاب "اتحاد امت نظم جماعت "اتحادِ امت کے لیے ایک عمدہ کاوش ہے۔ اِس میں انہوں نے اختلاف کے نقصانات، اختلاف کی وجوہات اور علاج کے حوالہ سے بھی گفتگو کی ہے۔ اِن کے نزدیک اسلام انسان کو اختلافِ رائے کا حق ضرور عطا کرتا ہے لیکن اختلافات کی کسی صورت بھی اجازت نہیں دیتا

۔اختلاف سے قوموں کا وقار اور اقبال دونوں ختم ہو جاتے ہیں۔اس کو انہوں نے ایک مثال کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بعثت نبوی ﷺ سے پہلے اہلِ عرب میں بہت سی خصوصیات پائی جاتی تھیں لیکن اُن کے باہمی اختلاف نے اُن تمام خصوصیات کو دبادیا تھا جس کے نتیجے میں وہ تنزلی کی طرف گامزن تھے۔[55] اختلافات رونما ہونے کے انہوں نے درج ذیل چند اسباب بیان کیے ہیں:

۱۔غلط فہمی اور بدگمانی

۲۔غیبت

۳۔ملّا پرستی

۴۔فکری تشدد اور اندازِ خوارج[56]

باہمی اختلافات کو ختم کرنے کے لیے انہوں نے درج ذیل تین تجاویز دی ہیں:

۱۔کتاب وسنت کے ہوتے ہوئے کثرت و قلت اور عقل و فکر کو ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

۲۔ٹھوس نظری، فکری دلائل اور صریح قرائن کے بعد جمہوریت کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

۳۔دونوں طرف دلائل کی برابری کی صورت میں اہلِ حق کی اکثریت کی پیروی لازم ہے۔[57]

مفتی محمد رفیع عثمانی

جولائی ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ مفتی محمد شفیع عثمانی کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔دارالعلوم کراچی کے رئیس ہیں۔درجن سے زائد کتب تحریر کر چکے ہیں۔درس و تدریس کا سلسلہ دارالعلوم کراچی میں ہی شروع ہے ۔اتفاق و اتحاد پر انہوں نے "اختلاف رحمت ہے فرقہ بندی حرام" کے عنوان سے ایک رسالہ تحریر کیا ہے ۔انہوں نے سعودی عرب میں یکم جولائی ۲۰۰۴ء کو ایک خطاب کیا تھا،اِس کو تحریری شکل دی گئی ہے۔اِن کے نزدیک ایسا اختلافِ رائے جس سے مقصود قرآن وسنت کی تعبیر و تشریح ہو،اُس میں اخلاص، تقویٰ اور للّٰہیت پائی جائے،اپنا بڑا پن اور دوسروں کی ذلت مقصود نہ ہو،اختلاف کرنے والوں میں قرآن وسنت کی تشریح کرنے کی اہلیت موجود ہو اور ایسے مسائل میں اختلاف ہو جو حقیقت میں اختلافِ رائے کا محل ہوں تو وہ اختلاف محمود ہے۔ ایسا اختلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی موجود رہا ہے۔[58] ایسے لوگ جب دوسروں سے کسی مسئلہ میں اختلافِ رائے کرتے ہیں تو یہ اختلاف اُمّت مسلمہ کے رحمت بن جاتا ہے۔[59] شریعت اسلامیہ نے فرقہ بندی کی کسی بھی حالت میں حوصلہ افزائی نہیں کی۔اہلِ اسلام کے درمیان افتراق کا سبب بننا سور کا گوشت کھانے سے زیادہ حرام ہے۔اِسلام نے کچھ اضطرابی صورتوں میں خنزیر کا گوشت کھانے اور شراب پینے کی محدود اجازت

دی ہے لیکن مسلمانوں میں گروہ بندی کرنے کی کسی بھی صورت اجازت نہیں دی گئی۔[60] قوموں کی تباہی کے اسباب میں انہوں نے افتراق و انتشار کو بھی شامل کیا ہے، تکبُّر کو ختم کرنا اور اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے دوسرے مسالک کے لوگوں کو نہ چھیڑنا اتفاق واتحاد کو قائم رکھنے والی چیزیں ہیں۔[61]

پروفیسر عبدالخالق سہریانی بلوچ

آپ ۱۹۳۸ء کو سندھ کے علاقہ میں پیدا ہوئے۔ایم اے اور ایل ایل بی کی ڈگری جامعہ سندھ، حیدر سے حاصل کی۔انہوں نے "مسلم امت پر قوم پرستی کے اثرات"، "اسلامی ریاست میں علاقائی حقوق کا تصور"، "اختلاف امت کا المیہ"، "خدا اور مذہب" اور فرقہ واریت اور انتہاء پسندی کے رجحانات (تاریخ، اسباب اور ان کا حل)" کے عنوانات سے کتب تحریر کی۔اُمت مسلمہ میں اتفاق واتحاد کی فضاء قائم کرنے کے لیے "فرقہ واریت اور انتہاء پسندی کے رجحانات (تاریخ، اسباب اور ان کا حل)" ایک بہت ہی عمدہ کاوش ہے۔اس میں انہوں نے فرقہ واریت اور انتہاء پسندی کی تاریخ، اسباب اور ان کے حل کو بڑے ہی عمدہ طریقہ سے بیان کیا ہے۔ فرقہ بندی کے اسباب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔اندرونی عوامل

۲۔بیرونی عوامل

اندرونی عوامل انہوں نے چار بیان کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔دینِ اسلام کی عظمت اور اِس کی عالمگیریت سے ناآشنائی

۲ ۔دشمنانِ اسلام کی سازشوں سے غفلت

۳۔خود پرستی

۴۔منصب پرستی[62]

بیرونی عوامل درج ذیل ہیں:

۱۔دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی مداخلت

۲۔کُفّار کے توسیع پسندانہ عزائم[63]

فرقہ وارانہ اختلافات کی وجہ سے سقوط بغداد، اسپین سے مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ اقتدار کا خاتمہ، مسلمانوں کے قبلۂ اول بیت المقدس کا سقوط اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی معرضِ وجود میں آئی۔موجودہ پاکستان میں قومی اور لسانی تعصبات کی خطرناک صورتِ حال ابھی تک باقی ہے۔اگر ہم نے اِن اسباب کا ازالہ نہ کیا تو خدا

نہ کرے وہی فتنہ دوبارہ رونما نہ ہو جائے جس کا سامنا ہم نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں کیا تھا۔ اختلافات کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی دو آدمیوں کے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، وہاں جو بھی ہدایت ملے، اُسی پر عمل کیا جائے۔[64]

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

آپ ۱۹ فروری ۱۹۵۱ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں قانون پڑھاتے رہے۔ سینکڑوں کتب کے مصنف ہیں۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دینے اور فرقہ وارانہ انتہاپسندی کو روکنے کے لیے "اپنا موقف نہ چھوڑو اور دوسروں کے موقف کو نہ چھیڑو" نعرہ بلند کیا۔ اہلِ سنت کے عقائد پر ایک درجن سے زائد کتب تحریر کیں لیکن کہیں بھی کسی کا نام لے کر تنقید نہیں کی۔ تحریک منہاج القرآن کے تحت ہونے والے تمام پروگراموں میں تمام مسالک کے علماء کو دعوت دی جاتی تھی جو اپنا مافی الضمیر بیان کرتے تھے۔[65] اُمتِ مسلمہ میں اتفاق واتحاد کی فضاء قائم کرنے کے لیے انہوں نے "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟" کے عنوان سے ایک کتاب بھی تحریر کی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ایک منفرد تحریر ہے۔ اِس میں تفرقہ بازی کی مذمت میں قرآنی آیات، احادیث طیبہ اور تاریخی واقعات پیش کیے گئے ہیں۔ اختلافِ رائے کے جواز پر احادیث طیبہ اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم پیش کیے گئے ہیں۔ فرقہ وارانہ سرگرمیوں کو روکنے اور اتفاق و اتحاد کے فروغ کے لیے درج ذیل سات تجاویز ہیں:

۱۔ عقائد و اعمال کے مشترک پہلو اور اتحاد کی بنیاد

۲۔ غیر تنقیدی اور مثبت اسلوبِ تبلیغ

۳۔ حقیقی ہم آہنگی کا عملی مظاہرہ اور عدمِ تشدد کا قرآنی فلسفہ

۴۔ دینی تعلیم کے حصول کے لیے مشترکہ اداروں کا قیام

۵۔ علماء کرام کے لیے جدید تعلیم کا خصوصی قیام

۶۔ مہذب اخلاق کے لیے روحانی تربیت کا انتظام

۷۔ فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے چند قانونی اقدامات

i۔ خفیہ اور منافقانہ فرقہ کی حوصلہ شکنی

ii۔ تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام پر مشتمل قومی سطح کی سپریم کونسل کا قیام

iii۔ ہنگامی نزاعات کے حل کے لیے سرکاری سطح پر مستقل مصالحتی کمیشن کا قیام

iv۔ مذہبی سطح پر منفی اور تخریبی سرگرمیوں کے خلاف عبرتناک تعزیرات کا نفاذ[66]

ڈاکٹر محسن نقوی

یہ اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد کے ممبر رہ چکے ہیں۔ بین المسالک ہم آہنگی پر ان کا مقالہ "بین المسالک ہم آہنگی: عملی طریقہ: چند گزارشات" کے عنوان سے ہے۔ یہ مقالہ انہوں نے دوروزہ قومی کانفرنس "بین المسالک ہم آہنگی اور افہام و تفہیم کی حکمتِ عملی" میں پڑھا تھا۔ یہ کانفرنس اقبال بین الاقوامی ادارہ برائے تحقیق و مکالمہ کے تحت بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں ۲۱۔۲۰ جنوری ۲۰۱۵ء کو منعقد ہوئی تھی۔ اِن کے نزدیک عوام الناس تو کیا ایک مکتبِ فکر کے علماء بھی اکثر اوقات دوسرے مکاتبِ فکر کے حقیقی عقائد و نظریات سے ناواقف نظر آتے ہیں۔ کسی بھی مکتبِ فکر کے پیروکاروں کو تو خود اپنے مکتبِ فکر کے عقائد و نظریات کا صحیح طور پر علم نہیں ہوتا۔ اِس عدم واقفیت سے دوسرے مکاتبِ فکر کی "تکفیر" نیز اِن کے حوالہ سے تشدد اور انتہاء پسندی کو فروغ ملتا ہے۔ لہذا علماء کرام دیگر مکاتبِ فکر کے علماء سے علمی تعلقات قائم کریں، تبادلۂ خیالات نیز تبادلۂ کتب کا اِس حوالہ سے مثبت کردار ہو سکتا ہے۔ مختلف مسالک کے لوگوں میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو علماء کرام تحریر اور تقریر کے ذریعے دور کریں ورنہ بین المسالک ہم آہنگی اور رواداری کے فوائد سے محرومی ہوگی ۔ مختلف مسالک کے پیروکار بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کریں تاکہ قربتیں پیدا ہو جائیں۔ مثبت فوائد کے حصول کے لیے عوام الناس کا ایک دوسرے کے قریب ہونا ضروری ہے صرف علماء کرام کی باہمی ملاقات سے رواداری کو فروغ نہیں ملے گا۔[67]

اِس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ دورِ حاضر کے حالات اِس بات کے متقاضی ہیں کہ اپنے درمیان پائے جانے والے حسد و بغض و ختم کر کے باہمی محبت اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اِسی میں ہماری دائمی فلاح و نجات پوشیدہ ہے۔

4۔ سفارشات

i ۔ علماء کرام خطباتِ جمعۃ المبارک اور روز مرّہ کی تقاریر میں اتفاق و اتحاد کے موضوع کو زیرِ بحث لائیں۔

ii۔ تمام مکاتبِ فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو جمعہ کے خطبات کے لیے مختلف علمی موضوعات کو ترتیب دیں۔ اِس حوالہ سے وہ متفقہ طور پر تقاریر، نعت خوانی اور قرأت کے مقابلہ جات ایسی سرگرمیاں بھی ترتیب دیں۔

iii ۔رواداری، قانون کا احترام، تکریمِ انسانیت اور انسانی حقوق ایسی تعلیمات کو تقاریر کا لازمی حصہ بنایا جائے ۔حفاظتِ دین کو چھوڑ کر اشاعتِ دین پر کام کریں۔

iv۔جیّد علماء کرام رواداری کے فروغ پر خصوصی توجہ دیں اور انتشار و افتراق کا سبب بننے والے افراد کی گرفت کریں۔اِس سلسلہ میں ایک مسلک سے تعلق رکھنے والے علماء کرام دوسرے مسلک کے مدارس میں جا کر گفتگو کریں۔

v۔ہر مکتبِ فکر کے جیّد علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اپنے مسلک کے موقف کی وضاحت پیش کرے اور پیدا شدہ اختلافات کو ختم کرنے میں ممد و معاون بنے۔اس سلسلہ میں کسی مسلک کے معتبر علماء کرام کی طرف سے سامنے آنے والے مواد کو ہی معتبر مانا جائے۔

vi۔تکفیر کا باعث بننے والے اسباب کا بھی تمام مسالک کے علماء کرام کو جائزہ لینا چاہیے اور متفقہ طور پر طے کیا جائے کہ کسی مسلک کا کوئی بھی عالم کسی اختلافی مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے غیر محتاط گفتگو سے گریز کرے۔

vii۔کسی بھی اہم مسئلہ سے متعلق کوئی ایک عالم یا مفتی فتویٰ نہ دے بلکہ اِس کے لیے تمام مسالک کے معتبر اور جیّد مفتیانِ کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، وہ متفقہ طور پر اُس مسئلہ کا حل تلاش کریں نیز اُس پر کسی مسلک کی مہر نہ ہو۔

viii۔بین الاقوامی اور قومی سطح پر ایسی کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے جس میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کیا جائے نیز اِن میں گروہ بندی کے نقصانات اور اُن کے حل کا طریقہ پیش کیا جائے۔

ix ۔مساجد و مدارس میں ائمہ و مدرسین کی تعیناتی حکومت کی سربراہی میں ہونی چاہیے۔اِس تناظر میں صرف اُن ائمہ و مدرسین کا انتخاب کیا جائے جو رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں ممد و معاون ہوں۔

5۔خلاصہ بحث

اِسلام دینِ فطرت اور دینِ انسانیت ہے۔اِس میں اتفاق و اتحاد کو خصوصی توجہ حاصل ہے۔کسی بھی صاحب عقل کے لیے اتفاق و اتحاد کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔اِسی کی بدولت اقوامِ عالم ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتی ہیں۔اس کے برعکس انتشار و افتراق ایسی لعنت ہے جن اقوام میں یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے وہ ذلّت و خواری کے گہرے گڑھے میں گر جاتی ہیں۔دشمن کو ایسی قوم سے لڑنے کی زحمت نہیں کرنا پڑتی بلکہ اپنے اندرونی اختلافات کی وجہ سے وہ خود ہی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔بدقسمتی سے پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں کے درمیان عصبیت اور تنگ نظری اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔دو قومی نظریہ کی بنیاد پر حاصل ہونے والے ملک میں ہم

روادارانہ فلاحی معاشرہ قائم کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ایسے حالات میں تمام مکاتبِ فکر کے کچھ ایسے جیّد علماء کرام بھی موجود ہیں جنہوں نے بین المسالک ہم آہنگی اور رواداری کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اِسی تناظر میں انہوں نے تقریر و تحریر دونوں طریقوں سے اتفاق واتحاد کے فوائد اور انتشار وافتراق کے نقصانات کو اجاگر کیا ہے۔اِس مقصد کے لیے انہوں نے ایسی تجاویز پیش کی ہیں جن پر عمل کر کے فرقہ واریت سے پیدا ہونے والی خرابیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

مصادر و مراجع

References

1. Al Shura14
2. Al Imran:105
3. Al Qursheri, Muslim bin hajjaj, al Jamia' al sahih, kitab al bir wa al salat wa al adab, maktaba Rahmania, Lahore, 2011, hadith no 6541
4. Majlis Imamia Pakistan, Karachi
5. Maktab Jamal e Ikramm Lahore, 2006
6. Https://telegram, me/Tehqiqat
7. Maktaba Rizvia, Lahore, 1984
8. Maktaba Millia, Faisal Abad
9. Tariq Academy, Faisal Abad, 2017
10. Abu Huraira Academy, Lahore, 2001
11. Idaratul Ma'arif, Karachi, 2006
12. Zia al Quran, Publications, Lahore, 2008
13. Syed Ahmad Shaheed Academy, Lahore, 2011
14. Minhaj al Quran publications, Lahore, 2011
15. Darul Iman, j. n.
16. Idara Tarjuman al Quran, Lahore,
17. Darul Hadith Muhammadia, Hafiz Abad, 2010
18. Idar Mutalia' Tarikh
19. Noria Rizvia Publications, Lahore
20. Iwan e Ilm o Adab Pakistan, Lahore, 2011
21. Bazm e Urdu Liberary,
22. Iqbal bain al aqwami idara braai e tahqiq wa mukalim, International Islamic University, Islamabad, 2018
23. Daftar Mahnama Aqbari, Lahore, 2016
24. Daftar Mahnama Aqbari, Lahore, 2016
25. Daftar Mahnama Aqbari, Lahore, 2016
26. Maktaba Madina, Lahore
27. Ahl e Hadith Trust, Karachi, 2014

28. Islami Publications
29. Tahzib al Afkar, July, 2014, p 92
30. Al Qalam, June 2015, p 272-304
31. Ibhath, April, 2017, p 1-19
32. Ibhath, April, 2017, p 49-69
33. Naqash bandi, Zulfikar Ahmad,Pir, Ulema e Deaoband ka Tarikhi pas e manzar, kutub khana fakhria, Deoband, p 20
34. Rahman Ali, Moulvi , tazkira e Ulema e Hind, Karachi University, 2003, p 110-112
35. Barailvi, Ahmad Raza Khan, al dawla al malkia, Maktaba Nabavia, Lahore, 2001, p 10,11
36. Rizvi, Zafaruddin, Moulan , Hayat e Ala Hazrat, Maktabi Rizvia, Karachi, 1938, v1, p 1
37. Ibhath, April, 2017, p 49-69
38. Ahmad Nagri, Abdul Rab Nabi bin Abdul Rabul Rasool, Dastoor ul Ulema, Darul Kutub al ilmia, Beirut, 1421 h, v2, p 165
39. Salij Muhammad Munir Ahmad, Wafiat e namwaran e Pakistan, Urdu Science Board, Lahore, 2006, p 755
40. Usman, Muft Muhammad Shafia', Wahdat e Ummat, Tariq Academy, Fasial Abad, 2004, p 58
41. Usman, Muft Muhammad Shafia', Wahdat e Ummat, Tariq Academy, Fasial Abad, 2004, p 62
42. Usman, Muft Muhammad Shafia', Wahdat e Ummat, Tariq Academy, Fasial Abad, 2004, p 66
43. Salij Muhammad Munir Ahmad, Wafiat e namwaran e Pakistan, Urdu Science Board, Lahore, 2006, p 498
44. Niazir, Abdul Sattar Moalana, Ittihad bain al Muslimin, Waqat ki aham zarora, Maktab Rizvia, Lahore, 1985, p 104-106
45. Muhammad Ishaq, Moalana, Khutbat e Ishaq, maktaba takbir, Faisal Abad, 2005, v1, p 6
46. Muhammad Jaa'far bin Muhammad Ishaq, Ahkam Eid wa Qurabi, Mufti Muhammad Ishaq,= Research Foundation, Faisal Abad, p 9
47. Muhammad Ishaq, Moalana, Wahdat e Ummat, Maktab millia, Faisal Abad, p 41
48. Sabiri, Maqsood Ahmad, Warisan e ilm wa hikmat, maktaba sabirai, Rawalpindi, 2012, p 1102
49. Chishti, Habibullah, Ittihad Muslim kaise mumkin he? Zia ul Quran Publications , Lahore, 2008, p 45-52
50. Chishti, Habibullah, Ittihad Muslim kaise mumkin he? Zia ul Quran Publications , Lahore, 2008, p 35

51. Chishti, Habibullah, Ittihad Muslim kaise mumkin he? Zia ul Quran Publications , Lahore, 2008, p 36
52. Chishti, Habibullah, Ittihad Muslim kaise mumkin he? Zia ul Quran Publications , Lahore, 2008, p 140
53. Chishti, Habibullah, Ittihad Muslim kaise mumkin he? Zia ul Quran Publications , Lahore, 2008, p 141-144
54. Mukhatruddin, Mufti, Musalmano k bahmi Ikhtilaf me rah e muhabbat, darul iman, 90-99
55. Jamil Ahmad, Mian, Ittihad e ummat Nazam e jamat, Abu Huraira Academy, Lahore, 2001, p 139
56. Jamil Ahmad, Mian, Ittihad e ummat Nazam e jamat, Abu Huraira Academy, Lahore, 2001, p 139-145
57. Jamil Ahmad, Mian, Ittihad e ummat Nazam e jamat, Abu Huraira Academy, Lahore, 2001, p 150
58. Usmani, Mufti Muhammad Rafia’, Ikhtilaf rahmat he firqa bandi haram, idar al ma’arif, Karachi, 2006, p 13
59. Usmani, Mufti Muhammad Rafia’, Ikhtilaf rahmat he firqa bandi haram, idar al ma’arif, Karachi, 2006, p 16
60. Usmani, Mufti Muhammad Rafia’, Ikhtilaf rahmat he firqa bandi haram, idar al ma’arif, Karachi, 2006, p 25
61. Usmani, Mufti Muhammad Rafia’, Ikhtilaf rahmat he firqa bandi haram, idar al ma’arif, Karachi, 2006, p 30,31
62. Balooch Abdul Khaliq, firqa wariat or intiha pasandi k rujhana, Iwan e ilm o adab Pakistan, Lahore, 2012, p 92-94
63. Balooch Abdul Khaliq, firqa wariat or intiha pasandi k rujhana, Iwan e ilm o adab Pakistan, Lahore, 2012, p 95,96
64. Balooch Abdul Khaliq, firqa wariat or intiha pasandi k rujhana, Iwan e ilm o adab Pakistan, Lahore, 2012, p 108-138
65. Minhajin, Abdul Satar, Sheikh al Islam doctor Muhammad Tahir al Qadri, tanqid, karname tassurat, minhaj CDs and books, Faisal Abad, 2012, p 23-32
66. Muhammad Tahirul Qadri, firqa parasti ka khatima kionkar mumkin he? Minhaj publications, Lahore, 2001, p 26,27
67. Muhsin Naqvi, Doctor, Bainul maslaik ham ahangi: ilmi tariqa:chand guzarishat, Inqbal interenational intitute for research and dialogue, International Islamic University, Islamabad, 2018, p 50-52